## سوال

(31)خودکشی کرنے والے کا جنازہ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل نوجوان نسل خودکشی Sucide کی طرف بہت زیادہ مائل ہے ذرا گھر والوں نے ڈانٹا تو موت کو گلے لگا لیا جو مرد یا عورت خودکشی کرے۔ کیا اس کا جنازہ جائز ہے، اور اس کو دفن کیسے اور کہاں کریں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (ابوطیب خالد سجانوی، حافظ آباد)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ اس پر چیخ وپکار کی گئی۔ اس کا پڑوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ وہ مر گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا۔ اس نے کہا میں نے اسے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نہیں مرا۔ وہ آدمی واپس لوٹا تو اس آدمی پر چیخ وپکار کی جا رہی تھی۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ مر گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہیں مرا۔ وہ پھر واپس لوٹا اس پر چیخ وپکار کی جا رہی تھی۔ اس آدمی کی بیوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر انہیں خبر دے تو اس آدمی نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر۔ پھر وہ آدمی اندر گیا۔ اس نے جا کر دیکھا کہ اس نے اپنے نیزے کے پھل کے ساتھ اپنا گلا کاٹ لیا ہے پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ اب مر گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا اس نے کہا میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے اپنے تیر کے پھل کے ساتھ اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاأصلی علیه. میں اس پر جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

(ابوداؤد (3185) واللفظ لہ مسلم کتاب الجنائز باب ترک الصلاة علی القاتل نفسہ (978) مختصر (10) نسائی 1/179 ترمذی 2/161 ابن ماجہ 1/488۔

(1534) حاکم 1/364 بیہقی 4/19 مسند طیالسی (779) مسند احمد 107، 102، 97، 94، 92، 91، 5/87۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خودکشی کرنے والے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب "کتاب الجنائز "ص 61، 62۔ میں جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ حدیث اور اس سے قبل ایک خائن آدمی کا جنازہ پڑھنے کی روایت نقل کر کے لکھا ہے کہ:

"اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فاسق بدکار مسلمان کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے چنانچہ یہی مذہب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمة اللہ علیہ اور اوزاعی رحمة اللہ علیہ وغیرہما کا ہے مگر امام مالک رحمة اللہ علیہ، امام شافعی رحمة اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بذاتہ نماز نہیں پڑھی تھی لوگوں کی عبرت و تنبیہ کے لیے لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے پڑھی تھی اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ " لیکن میں اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھوں گا" رہا اس کو دفن کرنے کا معاملہ تو اسے قبرستان میں ہی دفن کر دیں۔ واللہ اعلم۔

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ بہر کیف مسلم معاشرے کے ممتاز صاحب علم و بصیرت افراد ایسے لوگوں کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ البتہ عوام الناس اس کا جنازہ پڑھ لیں کیونکہ مرنے والا مسلمان آدمی ہے۔ جب قوم کے ممتاز افراد ایسے لوگوں کا جنازہ نہیں پڑھائیں گے تو اس طرح ایسے فاسق اور بے عمل افراد کو تنبیہ ہوگی اور برائی کی حوصلہ افزائی نہ ہوگی (مجلہ الدعوۃ جون 1997ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# آپ کے مسائل اوران کا حل

## جلد2 ۔کتاب الجنائز۔ صفحہ نمبر 227

محدث فتویٰ